سوال

(148) یہودیوں کی معافی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وٹیکن سٹی میں مسیحیوں کی طرف سے یہ سرکاری اعلان ہوا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کے سولی پر لٹکانے اوران کا خون کرنے کے جرم سے یہودیوں کو معاف کرتے ہیں۔ اس اعلان پر عرب دنیا میں ہلچل مچ گئی کیوں کہ اسلام کی نظر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر نہیں لٹکائے گئے بلکہ اللہ نے انہیں اوپر اٹھالیا۔ عیسا ئیوں کا یہ فیصلہ کیا اسلامی نقطہ نظر کے منافی نہیں ہے؟ اور کیا آج کے یہودی اپنے اسلاف کے جرم کے ذمہ دار ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سولی پر چڑھائے گئے اور نہ قتل کیے گئے بلکہ اللہ نے انہیں اپنے پاس اوپر اٹھالیا۔ لیکن مسلمانوں کے اس عقیدہ سے اس بات کی نفی نہیں ہوتی کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی تھی اوروہ اس جرم کے ذمہ دار ہیں۔ وہ اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کرسکے تاہم انہیں یہی یقین ہواکہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کردیا ہے۔ ان کے اسی غلط یقین کی طرف قرآن یوں اشارہ کرتا ہے۔

وَلـٰكِن شُبِّهَ لَهُم ... سورة النور ١٥٧

''بلکہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ کردیا گیا۔''

اس لیے اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی پوری کوشش کی اوراپنی دانست میں انھوں نے قتل بھی کرڈالا یہ جرم ان پر سے ساقط نہیں ہوسکتا انھوں نے یہ جرم صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نہیں کیا بلکہ انھوں نے سینکڑوں انبیاء کو بالفعل قتل کیا ہے چنانچہ انھوں نے حضرت زکریا ان کے بیٹے حضرت یحییٰ اوران کے علاوہ متعدد انبیاء کا قتل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مخاطب کرتا ہے:

أَفَكُلَّما جاءَكُم رَسولٌ بِما لا تَهوىٰ أَنفُسُكُمُ استَكبَرتُم فَفَريقًا كَذَّبتُم وَفَريقًا تَقتُلونَ ... سورة البقرة ٨٧

''پھر یہ تمہارا کیا ڈھنگ ہے کہ جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات نفس کے خلاف کوئی چیز تمہارے پاس لے کر آیا تو تم نے اس کے مقابلہ میں سرکشی کی کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل کرڈالا۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش اگرچہ دو ہزار سال قبل کے یہودیوں نے کی تھی تاہم اس کی ذمہ داری ہر دور کے یہودیوں پر عائد ہوگی کیوں کہ ہر دور میں یہودی اپنے اسلاف کے اس فعل پر خوش ہوتے ہیں اوران کی تعریفیں کرتے ہیں جب تک وہ اس جرم کی نفی نہیں کرتے تب تک عملاً وہ بھی اس جرم میں شریک ہیں۔ بالکل اس طرح جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رہنے والے یہودیوں کو اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے متعدد مقامات پر فرماتا ہے کہ تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ تم نے یہ کیا اور تم نے وہ کیا۔ حالانکہ یہ سارے کام انھوں نے نہیں بلکہ ان کے اسلاف کیے تھے لیکن چونکہ یہ یہودی اپنے اسلاف کے ان کاموں پر راضی تھے اوران کی مدح سرائی کرتے تھے اس لیے عملی طور پر وہ بھی ان کاموں میں شریک تصور کیے گئے۔

یہودیوں نے ہمیشہ اپنے اسلاف کی روایت برقرار رکھی ہے اور ہمیشہ جرم وفساد کا بازار گرم رکھا ہے۔ موجودہ زمانہ میں فلسطین کی سرزمین پر جو کچھ وہ بوڑھے مردوں عورتوں اور بچوں کے ساتھ کر رہے ہیں ان وحشیانہ جرائم کی زندہ مثالیں ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد: 1، صفحہ: 379

محدث فتویٰ